منشور سولان ہر محتاج بخاتم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا توریہ انجیل بتجیل		کوران صفت و سیرت مبرور محمدؐ	

نمبر ۳۳ — جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ — ۲۵ ذیقعدہ

فرمان سولان سلف ساختم مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدؐ		توریت دہم انجیل برافقاد بتجیل		چون گشت علم رایت منشور محمدؐ	

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے — جواد سکی ثنا لکھون وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہی

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اظہارہ ہزار عالم اوسکے — ای خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے خار

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف اسے بجا ہی — ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — نور رخ دلپذیر اسلام — ماحیٔ ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین رکھی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ق — ہے پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — کرتا ہے بقلب نار نا شاد — منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ماء فناک — چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — بے شبہہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہے بشان شاہ لولاک — ہر سال روپیہ پانچ جو دے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ — پر شرط ہی پیشگی کی ای یار — ما بعد سے کچھ نہین سروکار

اس نظم کو کر چکا جب اتمام — سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

توقیع محمدی رکھ نام

نوٹس

تفسیر مہد عتیق نامس اسکاٹ چھاپہ لندن ڈبلن انگریزی مجلد موہ متن و تفسیر حسب تفصیل ذیل واسطے فروخت کے موجود ہے اور قیمت اوسکی آٹھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے تختی کلان چھاپہ صاف کاغذ عمدہ ہے جس صاحب کو خرید کرنا منظور ہو العبد عبدالمجید محرر کوٹھی افیون سلون ضلع رائے بریلی

اشتہار خیر خواہ اسلام

یہہ اخبار مہینہ مین دو بار شایع ہوگا اصلی غرض اس اخبار کی قومی ہمدردی ہے۔ اسلام کا سچا وکیل ہوگا۔ مسلمانون مین شوق تحصیل علوم قدیم و جدید کے پیدا کرنے مین سعی کریگا باہمہ قیمت نہایت قلیل رکھی گئی ہے تاکہ غریب مسلمان بھی دیکھکر فائدہ حاصل کرین۔ یعنے قیمت سالیانہ مو محصول عصا ہین جو صاحب مہینہ مین ایک مرتبہ مضمون مفید عام عنایت فرماوینگے اونکے خدمت مین ایک پرچہ مفت بہیجا جاویگا۔ قیمت اخبار کی ہر حالت مین پیشگی لیجاویگی۔ یہہ اخبار یکم اکتوبر سنہ ۸۲ سے جاری ہوگا سب صاحب کمترین سے خط و کتابت کرین فقط۔ شیخ ریاض الدین احمد سب اسسٹر مدرسہ انجمن بمبئی اسلام مالک اخبار خیر خواہ اسلام۔

لندن کے ایک نامی پادری صاحب کے بیٹے خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہوگئے ہین فقط۔ دکتوریہ پیپر۔

مہاراجہ پٹنا اور مسجد کا شہید کرنا

صاحب اخبار دبدبۂ سکندری بحوالہ اخبار عالم تحریر فرماتے ہین کہ مہاراجہ پٹنا نے ریاست پٹنا کی ایک مسجد شہید کرادی جب مسلمانون نے مہاراجہ سے عرض کیا تو اُنکا ضمیر قلبی یہ بیان کیا کہ یہہ قلمرو پٹنا سے چلے جائین۔ مسلمانون نے مجبوراً صاحب انجنٹ گورنمنٹ کے حضور مین استغاثہ کیا ہے۔ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو گورنمنٹ کو اسپر متوجہ ہونا لازم ہے۔ لیکن برٹش کے عہد مین ایسے امر کا واقع ہونا خلاف قیاس ہے۔ خیر خواہ عالم۔

وقایع نگاری سے منزلت و دولت

بمبئی کے سابق گورنر سر رچرڈ ٹیمپل صاحب نے ولایت کے اخبار ایونگ سینڈرڈ کی نامہ نگاری اختیار کی ہے ولایت مین یہی پیشہ عمدہ ہے جسکے ذریعہ سے معزز لوگون کو منزلت و دولت ملتی ہے اور اس پیشے کو انگلستان کے تمام عالی رتبہ و حکام دارکان فخر سے قبول فرماتے ہین اسی سبب سے وہان کے اخبار گورنمنٹ کے سچے مشیر خیال کیے جاتے ہین اور قلم کی بدولت بہت کچھ دولت پاتے ہین چنانچہ وہان کے سابق وزیر اعظم لارڈ بیکنس فیلڈ نے جنکو سرکار سے کل پچاس ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی تھی ایک کتاب لکھی جسکے عوض مین وہان کے ایک سوداگر نے اڑہائی لاکھ روپئے یعنے انکو پانچ سال کی تنخواہ دیکے کتاب چھاپنے کی اجازت حاصل کی اور بعد چھاپنے کے اوسکی خریداری اس کثرت سے ہوئی کہ سوداگر کو بعد وضع خرچ کے لاکھ روپیہ نفع مین بچا اوسنے خوش ہوکے یہہ لاکھ روپیہ لارڈ بیکنس فیلڈ کے نذر کیے جو لارڈ صاحب کو سرکاری نوکری مین ودیعت حاصل ہوتے اس سے پیدا ہی کہ انگلستان مین علم کی قدر سو ہر شخص اخبارون اور رسالون کو بڑی خواہش سے دیکھتا ہے

سر رچرڈ ٹمپل صاحب نے اخبار مذکور مین ہندوستان کے مسلمانون پر مضامین لکھنا شروع کئے ہین جسکو نہایت غور سے لوگ پڑھتے وسنتے ہین تمام دنیا کے مسلمانون کی تعداد کا ہندوستان کے مسلمانون کی تعداد سے مقابلہ کرکے صاحب موصوف نے ثابت کیا ہی کہ روے زمین پر سب سے بڑی اسلامی طاقت انگلستان کو ہے جسکے ماتحت جتنے مسلمان ہین اوسقدر سلطنت روم کے ماتحت نہین ہین گورنمنٹ کو چاہئے کہ ان لوگون کی طرف خاص توجہ مبذول رکھے کہ باوجود مطیع ہونے کے یہ لوگ انگلش کو اپنا اصلی سرپرست نہین سمجھتے افسوس ہے کہ مسلمان لوگ عیسائی بھی نہین ہوتے اسواسطے کہ انکا مذہب اون ناممکن باتون سے لبریز نہین ہے جنمین ہندو مذہب ڈوبا ہوا ہے ہندو مذہب اور بد مذہب والون کو ممکن ہے کہ ہنسی ہنسی عام دلایل سے قایل کرکے اعتقاد سے گرایا جاے لیکن اسلامی مذہب عقل کا مقابلہ بخوبی کرتا ہے اور دلایل سے نہین ٹوٹ سکتا ہے عیسائی مذہب کو یہہ اپنا مددگار سمجھتا ہے اور اوسکی طرف حقارت سے نہین دیکھتا ہے عیسائی لوگ آسانی سے دوسرے مذہبون کی ناممکنات کو ظاہر کرکے اونکے پیرون کے دل سے اونکی محبت ہٹا سکتے ہین مگر محمدیون کے ساتھ ایسا کرنا اونکے لئے نہایت تیز ہی کھیری ہے

کلکتہ

مدرسۂ عالیہ کلکتہ مین اس امر پر بحث ہو رہی ہے کہ کلام مجید کا انتخاب جو میور صاحب لفٹنٹ گورنر نے کیا تھا اور اسکا نام انتخاب القرآن رکھا تھا اون کے عہد مین تو شایع نہین ہوا مگر اب صاحب پرنسپل مدرسہ اسی کو رس مین داخل کرنا چاہتے ہین ۲۶ جولائی کی کمیٹی مین تجویز ہوا کہ اسکے اجرا کی بابت علماے رے طلب کیجاے - غالبًا علما اسکو جایز نہ کہین گے مولف صاحب اس امر کو اپنے عہد حکومت مین دریافت کرینگے

کشف الاخبار

ایک قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی کرا دیا کوئی عبارت عربی کی نہ تھی بمبئی مین بھی مدرسہ انجمن اسلام مین کسی طالب علم کو انعام مین ملا تھا جسکو جناب شیخ ریاض الدین احمد ماسٹر نے مجھکو بھی دکھلایا تھا اوسکے دیباچہ سے قرآن شریف کی برائی ثابت تھی جن جن اہل اسلام نے اوسکو دیکھا نہایت رنجیدہ خاطر ہوے اس قسم کی باتین کبھی کبھی ظہور مین آتی رہتی ہین چنانچہ برتنون مین یا کپڑون مین کلام الٰہی کا لکھنا وغیرہ ایسے کام اہل اسلام کے دل برداشتہ کرنیوالے ہین گو گورنمنٹ کو اپنا محب اور سرپرست سمجھکر کچھ نہ کہین کہ وہ خود ایسے معاملات کا بندوبست کریگی کہ ہمارے مذہب کی توہین نہ ہو تاہم گورنمنٹ کو ایسے مذہبی امورات مین لحاظ رکھنا چاہئے - ملاحظہ ہو کہ پادری صاحبان سے کیسے کیسے کلمات ناملایم دین اسلام مین سرزد ہوتے ہین کہ کچھ کہا نہین جاتا مگر بیچارے اہل اسلام سنکر خاموش ہو رہتے ہین ہند کے اہل اسلام مثل دیگر سلطنتون کے نہین نہایت مسکین مزاج اور غریب ہین تو غریبون کا ستانا اور دل دکھانا بہتر نہین ورنہ یہہ مثل صادق آتی ہے کہ نورا مغلوب بیول علی الکلب - گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ پادری صاحبان کی تحریری و تقریری زیادتی کو ملاحظہ کرکے اونہین تنبیہہ کرے تاکسی نوع کا فتنہ و فساد برپا نہو فقط - منہ

بقیہ رسالت و کرامت

جو رسول یا نبی معجزہ دکھانیوالے اپنی مشیت اور مناسب وقت

راسے پر منحصر ہوتا ہے جو معجزہ طلب کرنے والون کے خیالات
اور حالتون کو دیکھکر اور وزن کرکے قایم ہوتی ہے حاصل
کلام یہہ کہ انکار اظہار معجزہ سے طاقت معجزہ کی نفی نہین
ہوتی بعد اس ضروری تبصرہ کے ہم محقق صاحب کی خدمت
مین ادب سے عرض پرداز ہین کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہان معجزہ کا انکار کیا ہے وہان انکار
قسم ثانی مراد ہے نہ انکار قسم اول جب آنحضرت نے دیکھا
کہ کفار ناہنجار از راہ تعنت وعناد وہٹ دہرمی وضد
معجزات کی درخواست کرتی ہین تو طریقہ عبودیت اور ادب
وحکمت ومتانت کو ملحوظ رکھکر جواب دیا کہ تمکو معجزات
نہین دکھائی جاوینگے آنحضرت کے پاس آکر جو لوگ خدا رتا
اور ضدًا معجزہ طلب کرتے تھے حضرت اون کے خیالات اور حالات
کو معلوم اور وزن کرکے جواب دیدیتے تھے اگر آنحضرت ایسا
نکرتے تو اونکی حکمت اور دانائی پر سخت الزام آتا وہ حکیم دانا اور
مدبر نہین ہے کہ جو اپنی عمدہ نسخون کو ضدی مریضون کو دیکر
خراب کراتا ہے دانا اور مدبر وہ حکیم ہے کہ جو اپنی عمدہ نسخون کو حکمت
اور ادب سے کام مین لاتا ہے ایسا کوئی بے ادب نبی نہین ہے
کہ جو خدائے ذوالجلال کے بخشی ہوی طاقتون اور عطا کردہ نعمتون
کو کتون اور شریرون کے آگے ظاہر کرے - جو آنحضرت سے معجزات
کی درخواست کرتے تھے وہ یہان تک شدید القلب اور ہٹ
دہرم اور ضدی تھے کہ آنحضرت کو کہا کرتے تھے کہ اگر تو آسمان
پر بھی چڑہ جاوے تب بھی ایمان نہ لاوینگے جب تک ہمارے واسطے
کوئی کتاب ہمارے پروردگار سے نہ آوے تاکہ ہم اوسکو پڑہین جیسا کہ قرآن
مین وارد ہے - لن نؤمن لک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ
جو لوگ ایسے شدید القلب ہون اونکو معجزہ دکھانا محض لغو
حرکت ہی معجزہ اون لوگون کے واسطے ہے کہ جو احقاق حق
اور تصدیق رسالت کے واسطے طلب کرتے ہون نہ کہ اون
لوگون کے واسطے ہے کہ جنہون نے شرارت اور ہٹ دہرمی سے
لی ہو کہ باوجود مشاہدہ معجزات بھی ایمان نہ لاوینگے آنحضرت نے
ذات اور طاقت معجزہ سے انکار نہین کیا بلکہ اس بات سے کہ اون
طالبین معجزات کو احقاق حق منظور نہین تھا معجزہ نہین
دکھایا جاویگا کیونکہ اونکو معجزات کی قدر کرنا منظور نہین بلکہ
ایک ضد اور دل لگی وہ لوگ اس واسطے معجزہ نہین طلب
کرتے تھے کہ ایمان لاوین بلکہ اس واسطے کہ نبی کو مختلف باتین
کہکر تنگ کرین آنحضرت اونکی شقاوت قلبی اور فساد نیت کو
ناڈکر اظہار طاقت معجزہ سے انکار کردیتے تھے جو ایک حکمت
اور ادب کا نشان تھا خدا کی بخشی ہوی طاقتون اور نعمتون
کو ایسے لوگون کے روبرو ظاہر کرنا کہ جو اسباب پر مستعد اور آمادہ
تھے کہ کبھی بھی قبول اور تسلیم نکرین گے ایک گستاخی اور بے ادبی ہے
آنحضرت سے جب سلیم القلوب لوگون اور احقاق حق والون نے
معجزات طلب کی فورًا دکھائی گئی قرآن مجید مین اس امر کو صاف
طور پر ظاہر اور بیان کیا گیا ہے قبل اسکے کہ ہم اون آیات
قرآنی کو جن مین آنحضرت کے معجزات کا ذکر ہے بیان کرین
ضروری اور مناسب موقعہ معلوم ہوتا ہے کہ دو ضروری امرون
کو بیان کرین تاکہ اصلی مقصد آسانی سے سمجھ مین آجاوے
اول یہہ کہ قرآن مجید مین جہان اور نبیون اور رسولون
مثل موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزات کا ذکر آیا ہے اون معجزات کو
خداوند کریم نے لفظ آیات اور بینات سے بیان کیا ہے
جیسا کہ قرآن مجید کے سورت بقر مین لکھا ہے - ولقد جاءکم
موسیٰ بالبینات اور واتینا عیسیٰ ابن مریم البینات

سورت نساء من بعد ما جاءتهم البينات سورت مائدہ
اذ جاءتهم بالبينات وغیرہ اور انہین دو الفاظ مین خداوند
کریم نے آنحضرت کے معجزات کو بیان کیا ہے جیسا اُن
دونون مستعمل لفظون سے قرآن مجید موسیٰ اور عیسیٰ کے
معجزات کا بیان کرتا ہے ویسی آنحضرت کے معجزات انہین دونون
الفاظ کے استعمال سے ظاہر اور بیان کی گئی ہین جو عیسائی یا یہودی
ان الفاظ کو بیان معجزات آنحضرت کے واسطے کافی اور صحیح خیال
نہین کرتا اوسکو سب سے پہلے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزات
کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ قرآن اون دونون اولی العزم
نبیون کے معجزات بھی اونہین الفاظ مین بیان کرتا ہے جیسا
یہود یون اور عیسائیون کو قرآن کے الفاظ مذکورہ سے حضرت
موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزات پر استدلال کرنے کا اختیار حاصل
ہے ایسا ہی اہل اسلام کو ہے -

امر دوم قرآن بائبل کیطرح ایک تاریخ یا فسانہ نہین ہے
کہ اوس مین قصہ کے طور پر حضرت کے معجزات کا ذکر ہے یا یہ
کہ قرآن کوئی ایسی کتاب نہین کہ جو آنحضرت نے آپ بنائی ہو
اور اپنی معجزات کا اپنی طور پر ذکر کرین قرآن خدا کی طرف
سے اور خدا کی کتاب ہی اوس مین آنحضرت کے معجزات جسقدر
بیان ہوے ہین اون سب کو خدا نے اپنی طور پر بیان کیا ہی
یہی باعث ہے کہ آنحضرت نے خود کسی جگہہ پر دعوی نہین کیا کہ
مین نے تمکو یہہ معجزہ دکھایا مگر خدا نے اپنی طور پر لوگون کو
کہا کہ محمدؐ نے تمکو معجزات دکھائی خدا نے لوگون کو محمدؐ کے
معجزات دکھانے پر اس واسطے متنبہ کیا کہ محمدؐ کے سب حالات
اور بدایع قرآن مین خدا نے خود اپنے طور پر بیان کی ہین
اگر محمد صاحب قرآن کو آپ بنا نے تو ضرور یہہ لکھتے کہ مین نے

فشور محمدی

یہہ یہہ معجزات دکھائی جب خدا نے قرآن کو نازل کیا تب مین
محمد صاحب کا سوای اسکے کوئی واسطہ نہ تھا کہ مقام یا ذریعہ بنتا
کلام باری ہی تو پھر محمد صاحب کیون اپنی طور پر اپنے معجزات
کو بیان کرتے محمد صاحب جیسے جیسے معجزات صادر ہوتے
رہے اونکو خدا نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین بطور کلی
اپنی طور پر درج اور بیان کیا یہہ احتراض کہ محمد صاحب نے
قرآن مین یہہ بات نہین کہی کہ مین نے تمکو فلان معجزہ دکھایا
اوس صورت مین زیبا تھا کہ جب قرآن مجید محمد صاحب کے تصنیف
ہوتا خدا نے قرآن بنایا تھا اوسی نے اوس مین محمد صاحب کے
معجزات کو کلی طور پر بیان کر دیا ہان آنحضرت نے احادیث مین
بعض موقعہ پر اپنی مصدرہ معجزات کو اپنے طور پر بیان کیا ہے
کیونکہ حدیث اونکی اپنا کلام تھا جس مین اونکو اپنی مصدرہ
معجزات کے بیان کرنیکا اختیار حاصل تھا اگر کوئی کہے کہ قرآن
مجید مین خدا نے محمد صاحب کے معجزات کو زور اظہار اور
بیان نہین کیا جن سے اونکی نوع اور تفصیل معلوم نہین
ہوتی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قرآن کوئی تاریخ نہین ہے کہ
محمد صاحب کے معجزات کا بیان بالتفصیل ہوتا وہ تو ایک
منزل من اللہ کتاب ہے اوسکے نزول سے صرف یہہ غرض
ہے کہ بنی آدم کفر اور ارتداد سے بچکر دین حق کیطرف میل
پکڑین اگر قرآن مثل اناجیل کے آنحضرت کے سوانح عمری
ہوتا تو شاید آنحضرت کے معجزات سلسلہ وار بیان کئے
جاتے اور دوسرا یہہ کہ قرآن نے دوسری نبیون کے معجزات
کو بھی بطور کلی بیان کیا ہے جیسا محمدی معجزات کے زیادہ
تر تشریح اور تفصیل نہین کی ایسا ہی اون نبیون کے معجزات
کو بالتفصیل و تشریح بیان کیا گیا ہے گویا انبیاء علیہم السلام

کے معجزات کو بطور کلی بلا تفصیل نامہ بیان کرنا قرآن کا ایک
طرز اور اصول ہے۔ باقی آیندہ

سالویشن آرمی کی بمبئی مین آمد اور پہلے روز ہی جرمانہ کا مقابلہ

لشکر نجات کے نام سے موسوم ہوکر آٹھ شخصون کی ایک
جماعت جو بمبی مین آئی ہوی ہے اور جسمین ۴ عورتین اور ۴
مرد ہین اور جنکا غرض اس سوانگ سے اشاعت مذہب عیسوی
ہے۔ یہہ لوگ جہاز سے اترتے ہی یہہ ڈھونگ مچاکر کرایہ کے
یکون مین سوار ہوکر نکلے اور اپنے لباس زرد اور عجیب
ہیئت سے صدہا آدمیون کے بازی بنے۔ گاڑیونکی قطار اور انکی
عجیب وضع نے بمبئی کے باشندون کو تماشے کے لئے جمع کیا
اس لشکر کا مقدمہ ایک مصنوعی لغشنت تھا۔ جب یہہ مجمع
ایک گلی مین پہنچا تو لغشنت مصنوعی نے لشکر کی آمد کا اشتہار
دینے کے لئے بغل سے بگل نکالکر بجایا۔ اور یکہ کی لیڈی صاحبہ
نے اسکے ساتھ ہی طنبور بجانا شروع کیا۔ پولس کے برقنداز
نے صاحب لغشنت کو اس کام سے منع کیا۔ چونکہ یہہ مقدس
لندن کی آزادی کے شراب کے نشہ مین مخمور اور ہندوستان کے
رسم سے کوسون دور تھے برقنداز کی نہ مانی اور بگل پر بگل دینا
شروع کیا۔ پولس نے لغشنت کو گرفتار کرکے رات بھر حوالات
مین رکھا اور دوسرے روز بمبئی کے میجسٹریٹ کی پیشی مین سر لشکر
کو حسب دل حکم پولس کا مجرم قرار دیا میجسٹریٹ صاحب نے انہین
سمجھایا کہ آپ صاحبون نے یہہ کیا رویہ اختیار کیا ہے۔ غور
کیجئے گا کہ تمہارے خداوند مسیح نے کیا ایسا ہی مذہب پھیلانے
کا ارشاد کیا ہے کیون مسیح کی تابعداری آپ نہین کرتے۔ اس
نصیحت کے بعد لغشنت صاحب کو بیس روپیہ جرمانہ ڈالا

یہان بھی یہہ صاحب اپنی آزادی کے گھمنڈ پر جرمانہ دینے
سے انکار کرنے لگے۔ جج صاحب نے فرمایا کہ عدم ادائے جرمانہ مین
آپ ضرور جیلخانہ کی مصیبت جھیلنا پڑیگا۔ جب صاحب نے نجات
کی کوئی صورت نہ پائی تو ناچار جرمانہ دیکر پولس کے مخلصے
سے چھوٹے۔

منشور محمدی ہندوستان مین قدم رکھتے ہی اس

مصنوعی لشکر کو پہلے شکست نصیب ہوی۔ درحقیقت یہہ فعل
جیسا کہ بمبئی کے میجسٹریٹ صاحب نے فرمایا حضرت مسیح کے کارروائی
کے خلاف ہین ہے۔ بنی اسرائیل کے کھوئے ہوے گلے کی تلاش
کے لئے جو حضرت مسیح نے تشریف لائی اگر سالویشن آرمی کے
رویہ کو حضرت نے اختیار کیا ہوتا تو قیامت تک یہہ گلہ
ہاتھ نہ آتا۔ خداوند مسیحیان کا وہ فعل اور حضرت کے مریدون
کا یہہ شغل مشرق و مغرب کی دوری بتلاتا ہے۔ وای
برین عقل اس مجمع کی صورت غریب سے تو ہندوستانیون
کو انگریزی تہیرون کی بہار یاد آنے لگتی ہے پھر کجا مسیحی
مذہب کا اقبال۔ بیچارے کالے اور گورے پادری جو اپنی
عمر مین ہندوستان مین گذاری ہین اونھون نے ساری
عمر کی محنت سے تو سوائے کولی اور چارون کے کسی کو عیسائی
نہ بنایا۔ یہہ مجمع پھر کیونکر اپنی صورت و سوانگ سے ملک
ہند مین کامیابی حاصل کر سکیگا۔ ہان صاحب یاد آیا
ہندوستانیون کو تماشہ دیکھنے کی خواہش ہے سالویشن
آرمی کی آمد سے ہندوستانیون کا مقصد حاصل ہوگیا
ہر لیڈی پریچرون کی خوش ادائی اور ہر میل پریچرون کی
سوانگ آوری سے ہندوستانی بہت خوش ہوکر اس
لشکر کی قدوم کی آپس مین مبارکباد دینگے۔ مفت مین

روئے نگار اور تماشہ کی بہار حاصل ہوگی- واعظین بر نضاری
ہر ہر شہر مین اس لشکر کے انتظار مین بیٹھے ہین اور امید وار
ہین کہ اس لشکر نجات کے ساتھ اپنی فوج حجت کا مقابلہ
کرین- مگر ہم نہایت عاجزی سے حضرات واعظین کی خدمت
مین التماس کرتے ہین کہ آپکی امیدین حاصل نہونگی
جو لوگ اس وضع سے مذہب کے پھیلاؤ مین کوشش
کرنا چاہتے ہین اُن سے مناظرہ کی کیا امید ہوسکتی ہے
یہہ پیٹ پالنے کا ایک وسیلہ ہی چنانچہ اس لشکر کے جنرل
نے اپنے اشتہار مین یہہ بھی لکھدیا ہے کہ اس لشکر کا قیام
کالے کرستانون کی تائید پر ہوگا- چہ خوش گورے
پادری تو کالون کو کرستان بطمع زر بناوین اور اس لشکر
کے گورے آدمی پھر کالون سے طمع زر رکھین- دیکھین کہ
کیونکر اس لشکر بے ظفر کی ہندوستان مین کارروائی ہوتی ہے

سالویشن آرمی کو دعوت اسلام

سورہ ۱۱۰- اذا جاء نصر اللہ والفتح- الخ
نحمدہ ونصلی ونستعینہ

یہہ خادم رسول الثقلین شیخ حسین ولد شیخ چاند حیدری واعظ
توصیف اسلام وتردید اقوام بطریق سوال میجر الیف ڈی لائر
ہمکر سالویشن آرمی کو مدعا نگار ہے کہ مینے تحریرات اخبار و
تقریرات عوام سے سنا ہی کہ تم اکثر شور و شر مچاتے ہوے
راگ کا سماں دکھاتے ہوے سر بازار گردشین کھاتے ہو
اور کلمات طریق باطل سناتے ہو اس واسطے وہن حق کو کھولکر زبان ہدایت عنوان سے مندرجۂ ذیل سوال کرتا ہون-

سوال تمہاری انجیل کے کونسے فقرہ مین درج ہے کہ بلا بجا
بجاکر پند سنانا- اور ہم بادلیل و نقلی کہہ سکتے ہین کہ ہرگز

عیسیٰ علیہ السلام کا یہہ حکم نہین اگر تم اسبات کا دعوی پیش کرو
کہ داؤد علیہ السلام پابند اس امر کے تھے یہہ سراسر غلط فہمی و
کج بحثی ہے- چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام صرف خوش الحانی
سے زبور پڑھتے تھے اور انکی خوش آوازی پر وحوش و طیور
سکتے مین آکر رہجاتے تھے مگر تعجب کا مقام ہو کہ تم اونکے
فعل کے پابند کیونکر ہوے کہ اکثر تمہارے فرقے کے لوگ عیاذاً
باللہ حضرت داؤد علیہ السلام کو بہتر نہین جانتے پھر تم کیون
اونکے فعل کی ننگی کے اوتہ شکار حظوظ نفس کے وسایل ڈھونڈ
کرتے ہو- محض گمراہی کی دلیل یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کے
اور بھی افعال حسنہ بہت ہین چنانچہ ختنہ وغیرہ وہ بھی تم نے
ترک کر دیا اور شیطان مغوی کی اغوا مین آگئے- اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکی خبر توریت و زبور
و انجیل سے ثابت ہی جیسا کہ توریت کتاب استثنا باب ۱۸
آیت ۱۵- اور متی ۳ سوم باب آیت ۱۱ انجیل یوحنا باب
۱۶- آیت ۷ سے ۹ تک ظاہر ہے- اپنے گھر کے آئینہ مین
منہہ دیکھہ لو شیشش محل مین جانے کی ضرورت نہین- اب امید ہے
کہ اقوال باطل کی کدورت کو افعال حسنہ کے پانی سے دور
کرکے لباس دین محمدی سے آراستہ و پیراستہ ہو جاؤگے
اور آج عصر کو جہان تمہارا اجلاس ہو وہان سے ہمکو بھی
مطلع کرو تاکہ خود بھی آکر موجود ہو جاؤین اور سوال و جواب
مذہبی کی حسرتین دلکسے نکلین- اگر یہہ بات تمکو نامنظور ہے
تو ہند مین آنا تمہارا دانائی سے دور ہی اور باب ۶ یوحنا
آیت ۲۶ سے ۷۰ تک جو فقرہ ہی وہ مطابق خاتم النبیین و
کلام رب العالمین کے ہے- ای لوگو- خواب غفلت سے جاگو
لشکر شیاطین سے بھاگو رحمت ہر دو جہان کے زیر آؤ راہ راست پاؤ

دین حق قبول کرو سعادت دارین حصول کرو لاریب ہمارے
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم رحمت ہر دو جہان ہین - شفیع انس
وجان ہین جیسا حقنے اونکے حق مین فرمایا - وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین فقط وما علینا الا البلاغ

پہلے زینہ پر ٹھوکر

ہم چند عرصہ سے سنتے تھے کہ یہان کے پادریون نے واعظین
ردلفاریٰ کے سوالات کے جواب دینے سے عاجز آکر انگلستان
پادریون سے مدد چاہی - اور زر چندہ سے اونکو کچھہ دیکر بلایا -
چنانچہ کئی روز ہوئے کہ وہ لوگ یہان آگئے اور چار شنبہ
گذشتہ کو دو پادری معہ دو جوان لیڈیون کے باربرداری
کی گاڑی پر لدکر سر بازار وعظ کرتے ہوے چلے اور اسی قسم
کی دو تین گاڑیون پر چند سرگشتگان بادیۂ ضلالت بھی چلے
جاتے تھے - تماشایون کا کثرت سے ہجوم تھا اس حالت سے
وہ لوگ بھیندی بازار روڈ سے گذر کر دہوبی تالاب ہیریٹ
مین پہونچے اور ایک جگہہ میدان مین وہین گاڑیون پر کھڑے
ہوکر وعظ کرنے لگے - اور مقابلہ مین اون اشخاص کے واعظین
ردلفاریٰ بھی وعظ کرتے تھے اوسوقت قریب ۳ ہزار اشخاص
مختلف قوم و فرقہ کا اوس جگہہ ہجوم تہا پادریون نے بعد اختتام
وعظ کے معہ ہر دو لیڈیون کے گانا شروع کیا - تب تو بہت
بھیڑ ہوگئی سنا جاتا ہے کہ بہت سے یوروپین اور لیڈیان
صرف وعظ کرنیکے واسطے لندن سے چلے آتے ہین - اس قوم نے
اپنی جماعت مین باہم متفرق عہدے تقسیم کر لئے ہین معلوم نہین
کہ لیڈیان کسواسطے آتی ہین ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ پادری تو وعظ
کیا کرینگے اور یہہ لیڈیان گاکر اور ناچکے اکثر اشخاص کو بہکا دینگی
ایسا خیال کیا جا سکتا ہے کہ انگلستان مین جو بہت سے لیڈیان

ہین اور وہ ایک وقت خاص مین ہندوستان مین آنیکی
منتظر ہین شاید اونھون نے بھی ذریعہ اپنی روانگی کا بہتر سمجھا
ہوگا - اگر یہہ بات صحیح ہے تو ناظرین کو سمجھہ لینا چاہئے کہ یہ
اپنی طور کی تعلیم سے نمعلوم کس کس کو تابعدار بنا لینگے -
طرفہ یہہ کہ ایک پادری منجملہ اون دو پادریون کے جو ابھی شہر
آباد سے آئے ہین - چہارشنبہ گذشتہ کو بدون حکم کمشنر
پولیس کے سر بازار بگل بجاتا ہوا چلا جاتا تھا - پولیس نے
گرفتار کر کے حاضر عدالت کر دیا - صاحب مجسٹریٹ نے جو وجہ
اوس سے جواب طلب کیا تو کہنے لگا کہ ہمکو تمام یورپ مین
سر بازار جا بجا بگل بجانیکی اجازت ہے اور کس جگہہ ہمسے کوئی
مزاحم ہوا تم کیون ہمپر اس امر مین گرفت کرتا ہی -
صاحب مجسٹریٹ نے جو کہا کہ اگرچہ تم تمام ممالک یورپ مین بجا
بجاتا ہی لیکن یہان بجا نہین سکتا - کیونکہ انگلستان
مین مثل ہندوستان کے ہر قسم کی قوم و فرقہ نہین رہتے ہین
آج کے دن تمنے خلاف قانون کام کیا تو دوسرے روز ہر ایک
قوم کو انحراف قواعد کی جرأت ہوگی اور اس سبب سے انتظام
و بندوبست مین خلل پڑیگا - لہذا مین تمہاری رعایت
کر کے تمپر بیس روپیہ جرمانہ کرتا ہون - آج شام کو ان
پادریون کا ایک تہیٹر مین تماشا ہے - کہان وعظ و
نصیحت اور کہان کھیل و تماشا ع برین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا فقط - منہ

مراسلہ

لطفہ
مخدوم مکرم جناب محمد خریف صاحب مہتمم منشور محمدی زاد
السلام علیکم - واضح ہو کہ ایک پرچہ اخبار نور افشان
مطبوعہ ۷ ستمبر سنہ ۸۲ عیسوی نظر سے گذرا جسکے دیکھنے سے

یہہ حال ظاہر ہوا کہ کسی کا رسپانڈنٹ ناواقف علم ذی قیدہ
تصنیف طیش جو کہ آنحضرتؐ کی توہین مین ہی رسالہ اظہار الحق
نمبر ۲ جو بندہ کی تصنیف سے ہی اوسکے اول مین درج ہے
بن سوچھے سمجھے بن دیکھے بھالے نام آوری کے لئے اس
شعر پر جو مندرجۂ ذیل ہے اعتراض کیا ہی ؎ سقای ابر کو
ہے کہان تاب اسقدر ۔ ہمسر ہو آبپاشی مین چشم تر آپ کا
نامہ نگار صاحب لکھتے ہین کہ اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ
محمد صاحب اتنے روئے کہ سقای ابر کو طاقت نرہی کہ
اسقدر آب رحمت برسائے ۔ پھر لکھتے ہین کہ صاحبان اسلام
ذرہ غور کرکے اسکا جواب دین ۔ کہتا ہون مین کہ نامہ نگار
صاحب نے کل اہل اسلام کو کیون مجیب بنایا اسکا جواب یا
تو مصنف صاحب طیش سے طلب کرنا چاہئے تھا یا خدوی سے
پر وہ نامہ نگار صاحب نے تو اپنا نام تک نہین درج کیا کوئی
جواب دے تو اول نہین مناسب ہے کہ اپنا نام اور مذہب
ظاہر کرین تب کوئی جواب دہی پر قلم اٹھاویگا اور اگر
نامہ نگار صاحب یون ہی غفلت کی پٹی آنکھون پر باندہکر
جو چاہینگے لکھدینگے تو ہم بھی انکی تحریر کی بابت یہہ ہی سمجھہ
لینگے کہ نامہ نگار صاحب مرکب خامہ کی گرمی سے اناپ شناپ لکھکر
کے سر کے کاغذ کی جلد اکھیڑا کرتے ہین پس نامہ نگار صاحب کو
چاہئے کہ کسی طبیب علم سے ماجون علمی کھاکر امراض کم عقلی
اور بیعلمی کو دور فرماوین ذرا انصاف کو تو مدنظر لائین ۔
اور پھر نامہ نگار صاحب لکھتے ہین کہ اس کتاب کے مصنف
نے یعنے مصنف رسالہ اظہار الحق نے بڑی طاقت اور مغز
خرچ کرکے ثابت کیا ہی کہ پادری لوگ بڑی غلطی مین ہین
کہتا ہون کہ بیشک پادری صاحبان کی غلطی ایک مرتبہ
نہین بلکہ بیسیون مرتبہ ہم لوگون نے ظاہر کی ہے اگر نامہ نگار
صاحب ایسے ہی خواب غفلت مین سوتے ہین کہ آہنین خبر
ہنین تو وہ بیدار مغز ہوکر سامہنے آئین اگر وہ خود عیسائی ہین
یا عیسائیون کے مددگار ہین بہرصورت اونکی غلطی ہم سے معلوم
کرلین ۔ پھر نامہ نگار صاحب لکھتے ہین کہ مصنف اظہار الحق
نے پادری لوگون پر جرم جور و ستم لگاکر اونکو نصیحت کی ہے
کہ یہہ شیوہ چھوڑ دو کیون نہو ایسے اظہار الحق کے مصنف
مصنف صاحب اگر پادری صاحبان کو ظالم اور ستمگر کہین
تو اور کیا کہین ۔ کہتا ہون مین کہ نامہ نگار صاحب شاید کسی کے
پیشوایان دین کی نسبت تحریرًا و تقریرًا بیجا الفاظ بولنے
کو جور و ستم نہین جانتے اگر ایسا ہے تو اسکا ثبوت ہونا
ضرور ہے کہ بیجا لفظ بولنے جور و ستم نہین اور جو وہ یہہ
فرمائین کہ عیسائی لوگ یا پادری صاحبان کسی کے دین و
آئین یا پیشوایان دین کی نسبت کچھہ بیجا الفاظ نہین بولتے
تو یہہ غلط ہے کیونکہ پادری صاحبان اور اونکے ناکرستان
کھلے خزانہ منادی کے بہانہ اکابر دین خصوصًا حضرت
سیدالمرسلین کے شان مین وہ کلمات گستاخانہ اور
الفاظ بیادبانہ زبان پر لاتے ہین کہ جسکا کچھہ بیان
نہین ہوسکتا اور پھر اونکے تحریرات مثل کتاب میزان الحق
اور کتاب تحقیق دین اور تواریخ محمدی اور رسالہ مسیح الدجال
اور تفتیش الاسلام وغیرہ کو کہ جب مسلمان ملاحظہ کرتے
ہین تو اون مصنفون کی تحریرات سے مسلمانون کو کمال رنج
ہوتا ہے اور یہہ تحریرات اونکی دلآزاری کے بنیاد ہین ۔
پس نامہ نگار صاحب اگر نام کے بھی مسلمان ہین تو ان تحریرات
کو بنظر انصاف غور کرین اور اگر انہین اونکی سمجھہ بوجھ

نہو تو کسی واعظ اسلام سے ان تحریرات کے غلطیان اور بیجا الفاظ دریافت کرلین اور جو عیسائی ہین تو پھر کیون نہین نام نشان اپنا ظاہر کرتے تاکہ جواب باصواب پائین فقط

راقم بندہ حافظ فضل الدین -

کرسچن عیسائی صاحبنے پرچہ نور افشان مین ان شعرون کا مطلب دریافت کیا تھا سو فدوی کو جو کچھ سمجھہ مین آیا گذارش کرتا ہے **بیت** منکہ باشم عقل کل ہا ناوک انداز ادب ٭ مرغ اوصاف تو از اوج بیان انداختہ

ترجمہ - مین کون ہون صفت کرنیوالا جبکہ عقل کل جواب کا ناوک انداز ادب کا ہے تیری اوصاف کے مرغ کو اوج بیان سے ڈالا ہوا ہی عقل کل سے مراد جبرئیل امین یا حضرت آنحضرت ہی یعنے جس حال مین کہ جبرئیل امین بھی تیری تعریف نکر سکا تو مین ادنی شخص کون اور جبرئیل کے آنیسے ایک اہم شریعت اور سوال آتا ہے کہ اور بھی خدا کے فرشتے تھے کیون نہین فرشتہ کا نام لای جواب یہہ کہ جبرئیل اور فرشتون سے زیادہ مقرب ہے چونکہ جو پیغام خداوند تعالی کے طرف سے اور پیغمبرون پر صادر ہوتا تھا اکثر جبرائیل ہی لایا کرتے تھے اسواسطے کہ جبرئیل علیہ السلام کا اسم شریف لازم آیا - تیری اوصاف کے مرغ کو اوج بیان سے گرایا ہے - اوصاف کو شاعر نے مرغ تصور کیا ہی اور بیان کو اوج مقرر کیا ہے یعنے جسوقت کہ انسان تیری صفت مین اوصاف کے مرغ کو اڑاتا ہے تو عالمان قضاء قدر اسکو اوج بیان سے گراتے ہین یعنے کوئی خداوند تعالی کی صفت نہین کرسکتا

بیت دوم مست ذوق عرفنم کز نغمہ توحید تو ٭ لذت آوازہ در کام و دہان انداختہ ٭ معنی مین عرفی اسکے چکھنے سے مست ہون کہ اسکی توحید کے نغمہ کے آوازہ کی لذت لوگون کے حلق اور دہان مین ڈالا ہوا اس عبارت مین الفاظ مقدم موخر ہین یعنے اس جمیہ سے عبارت ہونی چاہئے کہ اسکی توحید کی نغمہ کے آوازہ کی لذت لوگون کے دہان و گلو مین ڈالی ہے تو مین عرفی اسکے چکھنے سے مست ہون یعنے توحید کے معاملے مین ہر فرد بشر قائل ہین یعنے جسطرف بنظر غور دیکھتا ہون دہان خدا کی توحید کا نغمہ گایا جاتا ہی اب اس نغمہ کی جو آواز آتی ہے اسکی لذت نے لوگون کے کام و دہان کو مسرور کیا ہی اب اسمین ایک سوال لازم آتا ہے کہ نغمہ کا آوازہ کانون سے سنا جاتا ہی تو کام اور دہان کیون لایا ہی اسکا جواب یہہ ہے کہ اور نغمون کا مدار صرف سماع پر موقوف ہے اور دلکو مسرت حاصل ہوتی ہے یہہ ایسا نغمہ ہے کہ جب تک دل سے اور زبان سے خدا کی توحید نکرے تو تبتک اسکو مسرت حاصل نہین ہوتی توحید کے معنی یہہ ہین کہ اوسکی وحدانیت کا قایل ہونا اب جبتک باخشوع و خضوع خدا کی توحید نکرے تو انہین لذت اس نغمہ کی نہین ہوتی اور منصف صاحب کہتے ہین کہ مین عرفی اس توحید کے چکھنے سے مست ہون - فقط -

منشی بقلم عبداللہ طالب علم یونیورسٹی کالج لاہور جماعت

سالویشن آرمی یعنے لشکر نجات کے آغاز کا انجام

سالویشن آرمی کے ایک لفٹنٹ نارمن کو بمبئی کے پیشگاہ مجسٹریٹ سے حدود حکم پولس کے جرم مین بیس روپیہ

جرمانہ ہونیکی کیفیت درج اخبار ہوچکی۔ اب ایک تازہ خبر
تاربرقی سے واضح ہوا کہ اسی جرم مین اس فوج کے دو
شخصون یعنے میجر ٹکر اور لفٹنٹ نارمن اور ایک عورت
لفٹنٹ مس تھامسن کو میجسٹریٹ نے پہلے کو ۵۰ روپیہ
اور دوسرون کو ۲۵ روپیہ جرمانہ ڈالا۔ چونکہ یہہ لوگ
جرمانہ دینے سے انکار کئے اسلیئے۔ میجر کو ۱۵ دن اور
دونون لفٹنٹون کو ایک ہفتہ قید کی سزا دیگئی۔

منشور محمدی لشکر نجات کے ممبرون کو یہہ دوسرا
دفعہ ہے کہ سزا دیگئی۔ ان لوگون کو جو سزا دیگئی بالکل
خفیف ہے اگر اسطرح کا تمرد ہندوستانی مولویون
یا پنڈتون سے سرزد ہوتا تو عجب نہین کہ سنگین سزائین
دیجاتین اور وے بغاوت وغیرہ کے جرم مین ماخوذ ہوتے۔
لشکر نجات کے اراکین گورے لوگ ہین انکا تمرد سرشی
ایسی نہین جیسے ہندوستانیون کی ہے۔ پادری
صاحبوا نصاف کا مقام ہے۔

سالویشن آرمی کی ایک مس صاحبہ

اسپکٹیٹر مین رقم ہے کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سالویشن
آرمی کے تکلیفات کا اغاز ولایت ہی سے ہے چنانچہ
اس فوج کے ایک مس صاحبہ جو بی اور او کے اسٹیمر مین
ولایت سے نکلکر ہندوستان کو تشریف لاتی تھین راہ
مین انکے دوستون نے انہین پکڑ کر ولایت کو روانہ کردیا
تاکہ مس صاحبہ کی دریافت ایسی چال کے لئے جو ایک
کم سن لیڈی سالویشنسٹ کے لایق نہ تھی کورٹ مارشل
سے عمل مین آئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہین کہ حلقہ سالویشن
مین اس جوان لیڈی کے سیر و گشت کے لیے بے انتہا قابو تھا

منشور محمدی

منشور محمدی لشکر نجات کے اراکین کا یہہ حال خود
انگریزی اخبار انکی شکایت کر رہے ہین۔ یہہ لشکر جنکو ہنوز
ہدایت نصیب نہین مقام تعجب ہے کہ غیر قومون کی ہدایت پر
نکلے ہین بھلا دیکھین کہ ہمارے ہمعصر اخبار نور افشان
اور دیگر پادری اخبار اس مقدمہ مین کون گیت گاتے ہین

حمد متواقر اولغت متکاثرا افضالکم

حامی دین متین مولانا مولوی محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی دام
پس از تسلیم بصد تعظیم و تکریم بندہ کی یہہ عرض ہے۔ سکر از
راہ تلطف یہہ چند سطور آپ کے اخبار کے کسی گوشہ
صفحہ مین مندرج کرکے ممنون و مشکور کرین ھو ھو ہذا

ہدایت غیبی ایک شخص قوم ہنود باشندہ ملیبار
کشنہ نامی جسکتین شدت بیماری نے اتنا تنگ کیا
زیست کی امید ہر اک سے جاتی رہی بلکہ نباض بھی نبض مین
سے باز آگئے ناگاہ اسکے خیال مین یون سمایا گیا۔ اگر
اس مرض موجودہ جسکے علاج سے حکمت کنندگان
عاجز ہین۔ ببرکت دین محمدی صحت پاؤن تو داخل
اسلام ہوجاؤن ورنہ اپنا دین موجودہ جسکو مسلمان
باطل سمجھتے ہین وہی حق ہے۔ جسدن کہ نیت مذکور
دل خالص سے کیا۔ اسی دن سے رب متعال نے بطفیل
رسول اکرم صلعم اس بیمار نیم جان کیتین دوسرے روز مین
شفاء کلی بخشا۔ دیکھنا کیا ہے مزاج مین قدرے توانائی
پیدا ہوکر آمد و رفت کی ہمت کچھ کچھ ہمعنان ہوی۔
لوگ حیرت زدہ تھے۔ کیسا مریض جسکی کچھ امید نہ تھی کسطرح
تندرست ہوا۔ مگر یہہ شخص افشاء راز کسی سے نہ کیا تھا۔
پس در حضورت شوق دین نے اسکے تئین تاریکی ضلالت سے

نکال درخشندۂ اسلام مین داخل ہونیکے لئے ایسا مضطر کیا
پہلا جو لفظ کہ اسکے زبان دُرفشان سے نکلتا تھا وہ مشتاق
مسلمانی کا ملفوظ تھا۔
حاصل کلام اپنے مقصدِ دل کو حل کرنیکے لئے حضرت قاضی صاحب
سے جاکر اپنا افشاء راز کیا۔ حضرت قاضی صاحب نے اس بارہ
مین اجازت طلبی کے لئے اس عاصی کو طلب کیا کس لئے کہ شخص
مذکور کے خویش و اقارب بہت سے تھے تاکہ کوئی فتنۂ خفتہ
بیدار ہوکر دنگا فساد نہ مچ جائے۔ چنانچہ عاصی نے شخص مذکور سے
استنباطِ سخن کیا تو گویا ہوا۔ اپنے حالت بیمار گی مین
کل اطبا عاجز تھے۔ تب اپنے صدق دل سے اگر بیماری شفا ہو
تو دین محمدی پر آؤن کرکے نیت مخفی مین مستحکم تھا۔ خداوند
عالم بہ برکت دین محمدی عرصۂ قلیل یعنے دو سہ روز مین
شفا بخشا۔ اب غلبۂ محبت دین۔ میرے شوق دل مین بے
تحاشا سمایا ہی اس لئے عرض پرداز ہون۔ حامیان دین
محمدی اس عاصی کثیف ورطۂ دین باطل سے نکال اتباع دین
محمدی مین مشتمل کرین۔ شخص مذکور کا ماجرای گذشتہ مفصل
گذارش کرنا۔ ۱۵۔ ذیقعدہ ۹۹ھ ہجری مطابق ۲ ستمبر
۲۹ بروز جمعہ پیش از نماز جمعہ کا تھا۔ مآ حضرت قاضی
صاحب نے اسکثین غسل شفا سے طاہر کرکے جامۂ اسلامیت
پہنا مستغرق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
مین مغرق کیا۔ سبحان اللہ شان خدا ہے جسکا اسم
شریف احد رکھا گیا۔
حضرتا۔ جای حیرت ہی کہ شخص مذکور نے کئے مہینے اس عاصی کا نوکر
تھا۔ مشرف باسلام ہوتے ہی اسکا نام سابق فندی کے صفحۂ دل سے
مثل حرف غلط کے ایسا نکالا گیا۔ وقت تحریر نامہ اسکے اسم

نویسی مین تشویش پیش ہوی۔ یہان تک کہ سوای باز
پرس کے رقم کرنے نہ ہوسکا۔
مکرر اینکہ اس قریہ مین بہت سے لوگ مشرف باسلام ہوتے
ہین۔ مگر یہ اک عجیب طرح کی ہدایت غیبی و کشف دین محمدی ہے
خداوند عالم اس دین محمدی کا بول بالا کرے آمین ثم آمین

از سلطان بتیری ضلع ملیبار پولس ہد کانسٹبل
شیخ محی الدین

خط

بخدمت مبارک مخدوم و مکرم بندہ صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام
بعد سلام مسنت الاسلام کے عرض ہے کہ ہم سب عہدہ داران
انجمن تہذیب بمبئی اس امر کے معلوم کرنے سے کہ شہر سلیم
واقع مدراس مین ہندوؤن نے مسلمانونکی ایک مسجد کو شہید
کردیا اور بہت سے مسلمانون کو بیگناہ قتل کردالا نہایت
متاسف ہین اور ہم سب قوی امید رکھتے ہین کہ آپ ہمارے
اس عریضہ کو اپنے اخبار گہربار مین مندرج فرماکر سیلم کے
مسلمانونکو مطلع کردینگے کہ جو رنج اور مصیبت اوپر واقع ہوی
ہے اوس سے ہمارے دلون کو بڑا صدمہ پہونچا ہے مگر اس
امر کے سننے سے بھی اطمینان ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی خاطر خواہ
اس امر کی تحقیقات کررہی ہے اور ہمکو امید ہے کہ کامل
تحقیقات ہوکر اون شریر اور مفسد ہندوؤن کو جنکے سبب سے
اسقدر تکلیف مسلمانون کو ہوی ہے ایسی سزا ملیگی کہ آیندہ
اونکو اسقدر ظلم و ستم کرنیکا موقع نہ ملیگا۔ سیلم کے مسلمانون
کی مظلومی پر بخوانے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کی ہر ایک
مسلمان ہندوستان کا مغموم ہے۔ پس آپ بذریعہ اس تحریر کے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔